آئی ٹی کارنر

کمپیوٹر دوست

تحریر : ڈاکٹر سائرہ بانو

جنرل سیکریٹری کوآرڈی نیشن گروپ

نعما ن اوریاسر دونوں کلاس میٹرک کے اسٹوڈنٹ تھے اور بے حد ذہین تھی۔نعمان اوسط درجے کے طبقے سے تعلق رکھتا تھا جبکہ یاسر کا تعلق ایک دولت مند گھرانے سے تھا ۔اس کے باوجود دونوں کے درمیان گہری اور مضبوط دوستی کا ایک ایسا رشتہ قائم تھا جسے دیکہ کرسبھی لوگ رشک کرتے تھے ان دونوں نے اپنے درمیان اور اپنی دوستی کے درمیان دولت یا اسٹیٹس کی دیوار کو حائل نہیں ہونے دیا تھا۔

نعمان کے ابو کا تعلق ایک مڈل کلاس فیملی سے ضرور تھا مگر انہوں نے اچھی اور عصرحاضر کی تعلیم حاصل کی تھی۔وہ اس دور میں انفارمیشن ٹیکنالوجی کی تعلیم اور اس کی اہمیت سے اچھی طرح واقف تھے انہوں نے 21 ویں صدی کی اس زبان کو بڑے زور و شوق سے سیکھا تھا اور اپنے بیٹے نعمان کو بھی یہی تعلیم دلوائی تھی وہ جان چکے تھے کہ یہ زبان اور اس کی تعلیم و تربیت اس دور میں کتنی ضروری ہی۔

جبکہ یاسر کے ابو جدی پشتی امیر تھے مگر وہ اعلیٰ تعلیم یافتہ نہیں تھے اس فیملی میں دولت بہت تھی ان کے کئی کارخانے # اور فیکٹریاں چل رہی تھیں لیکن نہ جانے کیوں یہ گھرانہ اچھی اور اعلیٰ تعلیم کی نعمت سے محروم تھاشاید یہی وجہ تھی کہ یاسر کے دولت مند مگر تعلیم سے محروم ابو نے یاسر کوکسی ہائی کلاس اسکول میں داخل کرانے کے بجائے ایک عام سے سرکاری اسکول میں داخل کرادیا تھا۔مگر یہی چیز نعمان کے لیے اچھی ثابت ہوئی اسے یاسر کی صورت میں ایک اچھا اور مخلص دوست مل گیا دونوں لڑکے چونکہ ہم مزاج تھے اس لیے انہوں نے اپنی دوستی خوب مضبوط کرلی۔

نعمان کافی دنوں سے محسوس کر رہا تھا کہ یاسر کچھ پریشان سا رہتا ہی۔مگر وہ جب بھی پوچھتا یاسر خوبصورتی سے ٹال جاتا۔مگر آج تو نعمان نے ٹھان لی تھی کہ وہ یاسر کی پریشانی کی وجہ جان کر ہی دم لے گا۔

یہی وجہ تھی کہ شام کو نعمان اپنے دوست یاسر سے ملنے اس کے گھرپہنچ گیا تو یاسر نے بڑی خوش دلی سے اپنے j دوست کا استقبال کیا۔وہ دونوں ڈرائنگ روم کی طرف چلے تو دیکھا کہ وہاں کئی افراد بیٹھے ہیں۔وہ غالباً یاسر کے ابو کی فیکٹری کے منیجر اکائونٹنٹ اور دیگر حضرات تھے ان کے سامنے بڑے بڑے رجسٹر کھلے ہوئے تھے اور وہ سب کسی بحث میں الجھے ہوئے تھی۔یاسر کے ابو کے چہرے پر پریشانی تھی۔وہ کہہ رہے تھے : ’’منیجر صاحب! یہ تو بڑا مسئلہ ہوگیا۔اب ان تمام کتابوں اور رجسٹروں کو کون ٹھیک کرے گا؟‘‘ پھر وہ اکائونٹنٹ کی طرف مڑکر بولی’’ اور آپ نے اپنے کام میں اس غفلت ‘ کا مظاہرہ کیوں کیا؟

یاسر اور نعمان ان لوگوں کی باتیں سنتے ہوئے آگے بڑھ گئی۔یاسر اپنے دوست کو اپنے ساتھ اپنے کمرے میں لے گیا۔راستے میں نعمان نے ڈرائنگ روم میں بیٹھے افراد کے بارے میں پوچھا تو یاسر نے کہا : ’’یہ سب ابو کی فیکٹری کے ملازم ہیں۔فیکٹری کے کھاتوں میں کوئی گڑبڑ ہوگئی ہے اسی لیے ابو ان پر ناراض ہورہے ہیں۔اب بھلا بتائو کہ اتنی ساری کتابوں میں ’’یہ غلطیاں کیسے درست ہوں گی۔

کھاتی...کتابیں...رجسٹر؟‘‘ نعمان نے حیرت سے کہا ’’یاسر! یہ تم کسی زمانے کی باتیں کررہے ہو؟ اب تو سارا حساب ’’ کتاب سارے اکائونٹس سب کمپیوٹر میں ہوتے ہیں۔ان میں اندراج کرنا بھی آسان ہے اسے تبدیل کرنا بھی آسان ہے اور اس میں کانٹ چھانٹ بھی بے حد آسان ہی۔پھر اگر جمع ضرب تقسیم تفریق میں کوئی غلطی ہوتی ہے تو کمپیوٹر کا سافٹ ویئر اسے خود ’’ہی درست کردیتا ہے اور غلطی کی نشان دہی بھی کردیتا ہی۔کئی افراد کا کام ایک اکیلا آدمی کرسکتا ہی۔

”تمھیں یہ سب کس نے بتایا؟ ‘‘ یاسر نے حیرت سے سوال کیا۔وہ نعمان کی طرف ایسی نظروں سے دیکھ رہا تھا جیسے اسے نعمان کی کسی بات پر یقین نہ آیا ہو۔

”مجھے یہ سب کس نے بتایا...مجھے یہ سب میرے ابو نے بتایا ہے۔وہ آئی ٹی کے بارے میں بہت کچھ جانتے ہیں۔انھوں نے مجھے بتایا تھا کہ اب کمپیوٹر کے ذریعے یہ اور اس جیسے کتنے ہی کام آسان ہوگئے ہیں۔‘‘ نعمان نے کہا۔

”بیٹے ! تم اپنے ابو کو میرے پاس بھیجنا۔‘‘ یہ آواز سن کر یاسر اور نعمان نے ایک ساتھ مڑکر دروازے کی طرف دیکھا جہاں یاسر کے ابو کھڑے تھے”میں نے بھی یہ سب سنا ہے بلکہ مجھ جیسے بے شمار بزنس مین،صنعت کار اور مل مالکان کے تمام حساب کتاب کمپیوٹر کے ذریعے ہورہے ہیں۔میں بھی کسی ایسے آدمی کی تلاش میں تھا جو اس کام میں میری مدد کرسکے۔میں چاہتا ہوں کہ میری فیکٹریوں کے ملازمین کی ملازمتوں کا ریکارڈ،ان کی حاضری ڈیوٹی کے اوقات،اوور ٹائم سب کچھ کمپیوٹر پر آجائے ان کی تنخواہیں بھی اسی سے ادا ہوں اور میری کاروباری پارٹیوں کے حساب کتاب اور لین دین میں بھی کمپیوٹر کی مدد حاصل ہوجائے۔تم اپنے ابو کو میرے پاس بھیجنا۔‘‘ یہ کہہ کر یاسر کے ابو نے اپنی جیب میں ہاتھ ڈال کر اپنا وزیٹنگ کارڈ نعمان کی طرف بڑھا دیا ۔ان کے جانے کے بعد نعمان نے یاسر سے کہا کیا تمھاری پریشانی کی وجہ بھی یہی تھی۔جس پر یاسر نے اثبات میں سر ہلایااور نعمان سے کہا ”نعمان ! مجھے آج تمھاری دوستی پر بہت فخر محسوس ہورہا ہے۔تم نے میرے ابو کی اور میری فیملی کی بہت بڑی مدد کی ہے۔آج سے ہم دونوں ایک دوسرے کو کمپیوٹر دوست کہہ کر پکاریں گے۔‘‘ یہ کہہ کر وہ نعمان کے گلے لگ گیا۔

”شکریہ کمپیوٹر دوست!‘‘ نعمان نے کہا تو یاسر مسکرا دیا۔

*****